بسم اللہ الرحمن الرحیم

السلام علیکم

نشے کی حالت میں دی گئی طلاق کیا واقع ہوجاتی ہے؟ اگر ہوجاتی ہے تو اس کی شرائط کیا ہیں؟ بدلائل وضاحت فرمادیں۔ جزاکم اللہ خیرا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نشہ کی حالت میں دی گئی طلاق واقع نہیں ہوگی۔ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنتُمْ سُكَارَىٰ حَتَّىٰ تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ ''اے ایمان والو تم نشہ کی حالت میں نماز کے قریب مت جاؤ، حتی کہ جو کہہ رہے ہو اسے تم جاننے لگو۔'' (النساء 43) چنانچہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے نشئی کی بات کو غیر معتبر قرار دیا ہے، کیونکہ وہ جانتا ہی نہیں کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔ ایک شخص رسول کریم ﷺ کے پاس آیا اور زنا کا اقرار کیا تو رسول کریم ﷺ نے فرمایا: "کیا شراب نوشی کی ہے؟" تو ایک شخص نے اٹھ کر اس آدمی کا منہ سونگھا تو اسے شراب کی بو نہ آئی" (صحیح مسلم حدیث نمبر 1695) یہ حدیث اس کی دلیل ہے کہ اگر اس نے شراب نوشی کی ہوتی تو رسول کریم ﷺ اس کے اقرار کو قبول نہ کرتے، اس لیے نشے کی حالت میں دی گئی طلاق واقع نہیں ہوگی۔ عثمان بن عفان اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا قول بھی یہی ہے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے بھی اس قول کا کوئی مخالف نہیں ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں: "عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کا قول ہے کہ مجنون، پاگل اور نشئی کی طلاق نہیں۔ اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہا کا قول ہے کہ نشئی اور جبر کردہ شخص کی طلاق جائز نہیں۔ ابن منذر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ عثمان رضی اللہ تعالی عنہ سے یہ ثابت ہے اور ہمارے علم میں کوئی بھی صحابی اس میں ان کا مخالف نہیں ہے۔ مجلة البحوث الاسلامیة (252/32) الموسوعة الفقهية (18/29) الانصاف (8/433) واللہ تعالیٰ اعلم